

تو سارے جہان پر روشن ہو جائے کہ چاند سورج کی محفل یعنی پوری کائنات میں رونق صرف تیری بدولت ہے اور میں وہ ہوں کہ دل میں سوچوں تو غیر ایک طرف رہا، خود مجھے اپنی حیثیت و بساط سے نفرت پیدا ہوتی ہے۔

مطلب یہ، تو اتنا عالی مقام ہے کہ چاند سورج بھی اپنی بزم کی رونق کے لیے تیرے محتاج ہیں اور میں اتنا حقیر ہوں کہ اپنی ذات سے بھی نفرت ہوتی ہے۔

۴۔ لغات : سر دست : اس وقت، فی الحال۔

تشریح : اگرچہ تو چاند سورج کی انجمن کے لیے رونق افزا ہے اور میں بالکل بے حقیقت ہوں، لیکن خستگی کا مہلا ہو، جس کے سبب سے میرے دل کو تیرے ہاتھ کے ساتھ ایک گونہ نسبت پیدا ہو گئی ہے۔

اس نسبت کے مختلف پہلو ہو سکتے ہیں، مثلاً :

۱۔ جو ہاتھ دشمنوں کا خون بہاتا ہے۔ وہی خستہ دلوں کے لیے مرہم کا سامان کر دیتا ہے۔

۲۔ خستہ دلوں پر نوازش جس ہاتھ کا کام ہے، اس سے نسبت پیدا ہو جانا کسی تشریح کا محتاج نہیں۔

۳۔ سمجھا جاتا ہے کہ ممدوح کا ایک ہاتھ زخمی تھا، اسی لیے مرزا نے، اپنے خستہ دل اور ممدوح کے خستہ ہاتھ کے درمیان نسبت پیدا کی اور اس سلسلے میں تکلف سے لفظ ”سر دست“ لائے۔

چونکہ ممدوح کی شخصیت اس وقت تک پوری طرح واضح نہیں ہو سکی، اس لیے آخری مطلب کے متعلق یقینی طور پر کچھ کہنا مشکل ہے بعض اوقات خیال ہوتا ہے کہ شاید یہ صاحب فرخ آباد کے نوابوں میں سے کوئی ہے۔

۵۔ لغات : توسن : گھوڑا

قاضی حاجات : ضرورتیں پوری کرنے والا یعنی

خدا سے قادر و توانا۔